© rasailojaraid.com

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

اسلام اور اہل ایمان کی برتری

نبی کے یاروں کے کیا ہی کہنے عظیم تر ہے مقام ان کا

فلک سے اونچا، سحر سے اُجلا، قمر سے روشن ہے نام ان کا

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتویں پشت میں دادا مُرَّ ہ کے دو بھائی عدی اور ہُصَیص ہیں۔ عدی خاندان میں سیدنا فاروق اعظم اُمّ المؤمنین سیدہ حفصہ، سیدنا سعید بن زید بن عمرو اور سیدنا زید بن خطاب رضی اللہ عنہم جیسی معروف ہستیاں ہیں۔ بنی مُرَّ ہ میں بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ بنی مرہ کی ذیلی شاخ بنی تیم میں ثانی رسول نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بلافصل خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق، بنت صدیق ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ، شیخ الصحابہ سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنہم اور ان کی چار چار پشت صحابی اولادیں اور بنی مرہ کی دوسری اہم شاخ بنی عبدمناف کی ذیلی شاخوں اموی و ہاشمی میں سیدنا ابوسفیان بن حرب ان کے بیٹے معاویہ، سیدنا یزید بن ابی سفیان، ام المومنین سیدہ رملہ ام حبیبہ کے علاوہ سیدنا حمزہ، سیدنا جعفر طیار، سیدنا علی وعقیل ابنائے ابی طالب، سیدنا ابوسفیان مغیرہ بن حارث بن عبدالمطلب، سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم ہیں۔ ان مذکورہ خاندانوں میں اور بھی بڑے بڑے اصحاب رسول ہیں۔ مرہ کے تیسرے بھائی ر ہُصَیص ہیں جن کے دو نام وَر پوتے ہوئے۔ سہم بن عمرو بن ہُصَیص اور جمع بن عمرو بن ہُصَیص۔ یہ دونوں دو بڑے قبیلوں کے مورث ہوئے۔ سابقون الاوّلون میں سے سیدنا عثمان بن مظعون جُمَحی کے پوتے کے پڑ پوتے ہیں۔ جبکہ سہم بن عمرو کے پوتے کے پڑ پوتے عرب کے مشہور عقیل وفہیم لوگوں میں سے فاتح مصر سیدنا عمرو بن عاص ہیں (رضی اللہ عنہم)۔

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد سعید میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مصر کو فتح کیا۔ وہ یہاں امیر عسا کر بھی تھے۔ اپنے عہد خلافت میں حضرت امیر معاویہ نے ان کے بھانجے بہادر سالار صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عقبہ بن نافع بن عبدالقیس فہری قرشی رضی اللہ عنہ کو افریقہ میں جہادی مہمات کا سالار اعلیٰ مقرر کیا۔ یہ ۴۳ھ کی بات ہے۔ (بعض روایات میں ۴۸ھ آیا ہے)

خلفائے راشدین سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ گزرا۔ عقبہ بن نافع اپنی جہادی اسلامی مہمات میں مصروف رہے۔ حتیٰ کہ یزید بن معاویہ کے دور میں انھوں نے مراکش اور اس کے مغربی جزیرے بھی فتح کر لیے۔ یہیں پر وہ مشہور واقعہ ہوا کہ انھوں نے جزائر مراکش کے سمندر بحراوقیانوس میں اپنا گھوڑا ڈال دیا اور بہ آواز بلند بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوئے کہ یا اللہ تیری زمین ہی ختم ہوگئی اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آگے بھی کہیں ابنائے آدم علیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

السلام بستے ہیں تو میں وہاں بھی تیرا نام بلند کرنے پہنچ جاتا۔ اسی منظر کو علامہ اقبال نے یوں الفاظ کا جامہ پہنایا ہے۔

دشت تو دشت ہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

قریبی علاقہ تونس (قیروان) میں حضرت عقبہ بن نافع کو جب مجاہدین کی چھاؤنی بنانے کی ضرورت محسوس ہوئی تو اپنے لشکر میں موجود ۱۸/ اصحابِ رسول مجاہدین کو الگ کر کے ان کے ہمراہ بارگاہِ رب العزت میں دعا کی۔ دعا کے بعد جنگلی جانوروں کو آواز دیتے ہوئے فرمایا: اے جنگل کے باسیو، شیر و چیتو اور دیگر جانورو، ہم اصحاب رسول ہیں، مجاہدین اسلام ہیں مجاہدین یہاں اپنی رہائش کے لیے چھاؤنی بنانا چاہتے ہیں۔ ہم تمھیں حکم دیتے ہیں کہ آج رات میں سب یہاں سے نکل جاؤ۔ اگر صبح کسی کو ہم نے یہاں موجود پایا تو اسے قتل کر دیں گے۔ مقامی لوگوں نے عجیب منظر دیکھا کہ تمام جنگلی جانور شیر چیتے بھیڑیے سانپ بچھو سب کے سب اپنے اپنے بچوں کو ساتھ لے کر بھاگے جا رہے تھے۔ مجاہد صحابہ کی یہ کرامت دیکھ کر سیکڑوں مقامی لوگ بے دھڑک اسلام میں داخل ہو گئے۔

حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ کی فتوحات جاری تھیں۔ نومسلم بربری سردار کسیلہ نے غداری کی، مرتد ہو گیا۔ ۶۳ھ/۶۸۳ء میں حضرت عقبہ بن نافع نے اس کے خلاف لڑائی لڑتے ہوئے ۳۰۰ مجاہدوں کے ہمراہ جامِ شہادت نوش فرمایا۔ جس جگہ ان کی تدفین ہوئی لوگوں نے اسے سیّدی عُقبَہ کا یادگار نام دیا جو آج بھی اسی نام سے معروف ہے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی فوج کا ہراوّل دستہ ایک اور مجاہد صحابی زُہیر بن قیس البلَوی کی قیادت میں تھا۔ اپنے کمانڈر عقبہ بن نافع کی شہادت کے بعد انھوں نے مجاہدین کی کمان سنبھالی۔ ۶۸۳ء میں بربر سردار کسیلہ نے قیروان پر قبضہ کیا تھا۔ زُہیر بن قیس نے مختلف مہمات کے ذریعے ۶۸۹ء میں اس کو شکست فاش دی۔ امیر المومنین عبدالملک بن مروان نے حضرت عقبہ بن نافع کے بعد حضرت زُہیر بن قیس کو لشکر کشی کر کے جہاد جاری رکھنے کا حکم دیا تھا۔ انہی کے حکم پر حضرت زُہیر نے بھرپور حملہ کیا تھا۔ کسیلہ کی بیشتر فوج ماری گئی تھی خود وہ بھی مقتول ہوا تھا۔ تاہم اس جنگ سے واپسی پر ۶۹۰ء پر حضرت زُہیر بن قیس بلوی کو سسلی کی طرف سے ہرقہ پر چڑھ آنے والے رومیوں کے حملے کا سامنا کرنا پڑا۔ اس جنگ میں وہ شہادت کے عالی مرتبہ پر سرفراز ہوئے۔ درنا نامی جگہ لیبیا میں ان کی مرقد مقدس ہے۔ ساتھ ہی ایک مسجد ہے جو شاید انہی کی صحابیت کے اظہار کے طور پر ”مسجد صحابہ“ کہلاتی ہے۔ حضرت زُہیر نے افریقہ میں مثالی امن قائم فرمایا تھا۔ وہ ۷۱ھ میں شہید ہوئے آج ۱۴۳۶ھ چل رہا ہے۔

تین برس قبل لیبیا امریکہ جنگ میں کسی بدطینت نے ان کی ضریح مقدس پر ٹائم بم نصب کر دیا۔ ۹/ جولائی ۲۰۱۲ کی صبح ۷/ بجے پھٹ گیا۔ مقبرہ سارا گر گیا، شہید فی سبیل اللہ کی پیشانی پر دائیں جانب زخم آیا۔ خون کے فوارے پھوٹ پڑے جبکہ ان کو دفن ہوئے ۱۳۶۵ قمری سال گزر چکے ہیں۔ منظر آج بھی انٹرنیٹ پر قارئین ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس سے پہلے ۱۹۳۰ء کا واقعہ ہے کہ عراق میں مدفون حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت جابر بن عبداللہ نے کسی اللہ کے بندے کو خواب میں آ کر حکم دیا تھا کہ ہماری قبروں میں پانی رِس رہا ہے ہمارے اجسادِ خاکی کو یہاں سے دوسری جگہ منتقل کیا جائے۔ دونوں قبروں کو ادب واحترام ملحوظ خاطر رکھ کر کھولا گیا تو واقعی دریا کا پانی اندر رِسنے لگا تھا۔ دونوں اصحابِ رسول کو نہایت ادب واحترام کے ساتھ دوسری جگہ سلمان پاک میں دفن کر دیا گیا تھا۔ اور پیچھے چلیے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی سیرابی کے لیے نہر بنوائی تھی سیرۃ وتواریخ کی کتابوں میں موجود ہے کہ شہداء احد کے مبارک اقدام زد میں آئے تھے خون جاری ہو گیا تھا اس پر نہر پیچھے ہٹا کر بنادی گئی تھی۔ اور یہ تو کل کی بات ہے۔ امریکی دہشت گرد فوجی افغانی طالبان شہیدوں کے مقتول جسموں کی خوشبو پر حیران تھے اور مزید اس بات پر حیرت زدہ تھے کہ کئی دن طالبان شہداء کی لاشیں دفن نہ ہونے کے باوجود تر و تازہ تھیں۔ ان میں کسی قسم کا کوئی تغیر رونما نہ ہوا تھا۔

جبکہ امریکی اور نیٹو مقتولوں کی لاشوں کی بدبو کھڑا ہونے نہیں دے رہی تھی۔ کیا یہ سب حقائق اسلام، جہاد، شہادت اور اہل ایمان کی آئندہ برزخی واخروی زندگی ان کی خیر و برتری کی دلیل نہیں؟ اہل فکر کے لیے دعوت عام ہے!

(ماخذ کتب حدیث واسماء الرجال۔ اٹلس فتوحات اسلامیہ)

© rasailojaraid.com